Regd No. L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

(خاص نمبر ۱۰)

روزنامہ

الفضل لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۱ روپے
ششماہی ۱۱ "
سہ ماہی ۶ "
ماہوارہ ۲½ "
فی پرچہ ۱؍

یوم یکشنبہ

۲۲ جمادی الاوّل سنہ ۱۳۶۹ھ

جلد ۳۸/۴ | ۱۲ امان ۱۳۲۹ ہش | ۱۲ مارچ سنہ ۱۹۵۰ء | نمبر ۵۵

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۱ مارچ۔ مکرم نواب محمد عبداللہ خان صاحب کی طبیعت آج صبح سے چند روز ہے۔ کمزوری بہت ہے۔ صبح ہی سے پسینے آرہے ہیں۔ احباب نواب صاحب موصوف کو اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں۔

نواب آف مناوادر کو راجکوٹ جیل میں منتقل کر دیا گیا!

کراچی ۱۱ مارچ۔ خبر ملی ہے کہ نواب آف مناوادر کو جنہیں بھارت کی حکومت نے نظر بند کیا ہوا تھا راجکوٹ جیل میں منتقل کر دیا گیا ہے۔ واضح رہے کہ مناوادر کی ریاست نے پاکستان میں شمولیت اختیار کی تھی۔ لیکن بھارت نے اس پر زبردستی قبضہ کر لیا تھا۔ ایک اور اطلاع کے مطابق نواب آف منگرول کو بھی بہت جلد نظر بندی سے راجکوٹ جیل ہی میں منتقل کر دیا جائے گا۔ کہا جاتا ہے کہ ان اقدامات کی وجہ صرف میر لائق علی سابق وزیر اعظم حیدرآباد کا نظر بندی سے پراسرار طور لاپتہ ہو جانا ہے۔

صوبہ سرحد میں تیس لاکھ قبائلیوں کی طرف سے شہنشاہ ایران کا پرتپاک خیر مقدم

پشاور ۱۱ مارچ۔ سرحد میں والی ایران کا سرحدی اور قبائلی پٹھانوں نے اپنے روایتی ٹھاٹھ کے ساتھ خیر مقدم کیا۔ نوشہرہ میں ۳۰ لاکھ افراد قبائلیوں کے نمائندہ جرگے نے جس میں تمام قبائلی علاقوں کے ۲۸۰ نمائندے تھے جرگہ منعقد ہوا۔ اس سے پہلے اس قسم کا نمائندہ جرگہ صرف ایک ہی دفعہ منعقد ہوا تھا۔ جب حضرت قائد اعظم صوبہ سرحد کے معائنے کیلئے تشریف لے گئے تھے۔ یہ جرگہ اس لحاظ سے اپنی نوعیت کا دوسرا جرگہ تھا۔ قبائلی سرداروں نے اپنے مخصوص روایتی انداز میں بیٹھ کر اعلیٰ حضرت کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا۔ یہ سپاسنامہ پشتو زبان میں تھا اور اس میں ایران کے قیام پاکستان پر اظہار مسرت کرتے کشمیر کے معاملے میں ایران کی دلچسپی لینے۔ اور ہندوستانی مسلمانوں سے جو بھارتیوں کے ظلم و تشدد کا نشانہ بنے ہوئے ہیں سے ہمدردی کرنے پر جرگے کی طرف سے اظہار ہمدردی کیا گیا تھا اور امید کی گئی تھی۔ کہ دیگر ہمسایہ مملکتیں بھی ایران ہی کی پیروی کریں گی۔

اعلیٰ حضرت نے جواباً فرمایا۔ دنیائے اسلام میں احساس اخوت اپنے اندر ایک بہت بڑی امتیازی خصوصیت رکھتا ہے مجھے مسرت ہوئی کہ دنیا کے اس خطے کے لوگ بھی نہ صرف مذہبی اعتبار سے بلکہ تہذیب و تمدن کے اعتبار سے بھی ایک جیسے ہی ہیں۔ مجھے امید ہے پاکستان معاشرتی تعلیمی اور تمدنی معاملات میں اور زیادہ ترقی کرے گا حتیٰ کہ اسے بین الاقوامی معاملات میں بہت بلند مقام نصیب ہو جائیگا۔ جرگے کی طرف سے اعلیٰ حضرت کی خدمت میں دیسی ساخت کی ایک رائفل۔ ایک پستول اور دو خنجر پیش کئے گئے۔ شہنشاہ نے آج نوشہرے میں ایک بکتر بند دستے کا مظاہرہ دیکھا جس کی امداد ہوائی جہاز کر رہے تھے۔ نوشہرے میں وزیر خارجہ آپ کا تعارف وزارت دفاع کے سیکرٹری کرنل سکندر مرزا۔ پاکستانی فوجوں کے کمانڈر انچیف جنرل گریسی اور جنرل افسر کمانڈنگ میجر جنرل نذیر احمد سے کرایا۔ اطلاع ملی ہے کہ اعلیٰ حضرت نے ۱۵ مارچ کو شام کے بجے گورنر جنرل ہاؤس کراچی میں پریس کے نمائندوں کو خطاب کرنا منظور فرما لیا ہے۔

۶۴ ہزار مزدور بیکار ہو گئے
۴۹ فیکٹریاں بند!

نئی دہلی ۱۱ مارچ۔ آج بھارت پارلیمنٹ میں اس امر کا انکشاف کیا گیا۔ کہ گذشتہ سال کے دوران میں بھارت کی ۴۱ فیکٹریاں کلی اور ۲۸ جزوی طور پر بند ہو گئیں۔ ان کے بند ہونے کی وجہ یہ تھی۔ کہ خام مال میسر نہیں آسکا۔ اور تیار مال کی نکاسی کے لئے کوئی تجارتی منڈی نہ تھی۔ ان فیکٹریوں کے بند ہونے سے ۶۴ ہزار سے زائد مزدور بیکار ہو گئے۔

مختصرات

لاہور ۱۱ مارچ۔ حکومت پنجاب نے گندم کے سرکاری ذخیروں کے اجرائے مرکز میں ۱۲ مارچ سے تمام راشن شدہ اور غیر راشن شدہ علاقوں کے لئے گندم کی تھوک قیمتوں میں بحساب ۱۴ آنے فی من کمی کر دی ہے۔ ایسی ہی کمی آٹا گندم کی قیمتوں میں بھی کی جائے گی۔

—— کراچی ۱۱ مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ اس سال کے دوران میں حکومت پاکستان نے ۳۰۰ تجارتی کمپنیوں کو سرمایہ لگانے کی اجازت دی ہے۔ ان میں سے ۵۵ کمپنیاں کراچی میں رجسٹر ہونگی ۲۴ مشرقی بنگال ۱۱ پنجاب میں۔ ۱۱ سندھ میں ۲ بلوچستان میں اور ۱ ریاستوں میں رجسٹر ہونگی۔

—— ڈھاکہ ۱۱ مارچ۔ مشرقی بنگال کی اسمبلی نے آج تیم مالی اضافوں کی منظوری دی جو پولیس ملازمین اور صوبائی آبکاری کے متعلق تھے۔ ان کی مجموعی مالیت ۴ کروڑ ۳۰ لاکھ روپیہ ہے۔

—— جوہانسبرگ ۱۱ مارچ۔ ہندوستان کی رہائش کا مسئلہ یہاں اس قدر دشوار ہو گیا ہے کہ نسلی تعلقات کی جنوب افریقہ علاقائی کمیٹی جوہانسبرگ کی سٹی کونسل پر زور دے رہی ہے کہ ہندوستانیوں کے لئے مزید مکانات کا بندوبست کریں۔ (داستشاد)

آسٹریلوی شاہکاروں کی نمائش

لاہور ۱۱ مارچ۔ آج صحافیوں کی ایک کانفرنس کو خطاب کرتے ہوئے آسٹریلین ہائی کمشنر کے ادارے کے ایک رکن مسٹر ایچ۔ ڈی۔ اینڈرسن نے کہا کہ آسٹریلوی فن کاروں کے شاہکاروں کی نمائش کا مقصد ہے کہ دونوں ملکوں کے مذاق فن میں ہم آہنگی پیدا ہو جائے آپ نے کہا۔ کراچی میں نمائش اس قدر کامیاب رہی ہے۔ کہ اسے ڈھاکہ اور لاہور میں بھی منعقد کرنے کی تحریک ہوئی۔ اس کے بعد ایسی ہی نمائش جنوبی اور جنوب مشرقی ایشیا میں منعقد کی جائیگی۔ (دستشاد)

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ محمود آباد تشریف لیگئے

کنری ۱۱ مارچ۔ مکرم مولوی محمد یعقوب صاحب طاہر مولوی فاضل بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ آج ناصر آباد سے محمود آباد بذریعہ کار زمینوں کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے ہیں۔ حضور امید ہے ۱۵ مارچ تک واپس تشریف لے آئیں گے۔ انشاء اللہ حضور کے گلے میں ابھی تکلیف ہے۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔ خاندان نبوت کے تمام افراد بخیریت ہیں۔ الحمد للہ۔

ہندوستان روپے کی شرح بڑھا دیگا

لندن ۱۱ مارچ۔ لندن کے تجارتی حلقوں کی اس قیاس آرائی پر کہ ہندوستان اپنے روپے کی شرح بڑھا دیگا وہائٹ ہال کے حلقوں نے تعجب خیز کا تبصرہ کیا ہے لیکن لیساکر نے سے قبل اسے بین الاقوامی مانیٹری فنڈ کی اجازت حاصل کرنا ہوگی۔ یہ تازہ قیاس آرائی سر سٹیفورڈ کرپس کے لندن واپس جانے کے بعد شروع ہوئی ہے جو پاکستان۔ ہندوستان اور لنکا میں آیا تھا۔ (داستشاد)

حکومت سندھ کا نیا بجٹ ہر قسم کے نئے ٹیکسوں سے معرا ہے

کراچی ۱۱ مارچ۔ آج سندھ اسمبلی کے وزیر اعظم مسٹر یوسف عبداللہ ہارون نے بجٹ پیش کرتے ہوئے بتایا۔ کہ اس سال نئے بجٹ ۵۱-۱۹۵۰ء میں تعلیم زراعت۔ صحت عامہ کے شعبوں کے لئے پہلے سال کی نسبت زیادہ رقمیں رکھی گئی ہیں۔ البتہ پولیس اور امداد باہمی کے اخراجات میں تخفیف کر دی گئی ہے۔ اور سب سے زیادہ حیرت کی بات یہ ہے کہ کوئی نیا ٹیکس عائد نہیں کیا گیا۔ اس بجٹ میں آمد ۶ کروڑ ۷۰ لاکھ ۶۴ ہزار دکھائی گئی۔ اور خرچ ۷ کروڑ ۲۳ لاکھ ۵۱ ہزار روپے آپ نے بتایا کہ بجٹ کے خسارے کو اس رقم سے پورا کیا جائے گا۔ جو صوبہ سندھ کو معاوضہ کراچی کے طور پر ملے گی۔ البتہ ہنگامی ٹیکس کو تعلیمی ٹیکس کے طور پر استعمال کیا جا سکے گا۔ آپ نے یہ بھی بتایا۔ کہ جاگیرداریوں کے ختم ہو جانے سے صوبائی حکومت کو ۲۱ لاکھ روپے کی آمد اور ہوا کرے گی۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

نمائندگان مجلس مشاورت کے متعلق ۲ دو ضروری تصدیقات

جماعتیں اپنے نمائندگان کے انتخاب کی اطلاع مجھے بھجواتے وقت مندرجہ ذیل تصدیقات ضرور بھجوائیں۔

۱۔ پریذیڈنٹ یا امیر جماعت کی طرف سے کہ فلاں صاحب (یہاں نمائندہ کا نام درج کیا جائے) جماعت کے اجلاس عام میں متفقہ طور پر باکثرت آراء (جیسی صورت ہو) امسال مجلس مشاورت کے لئے نمائندہ منتخب کیا ہے۔

۲۔ سیکرٹری مال کی طرف سے کہ فلاں صاحب جن کو امسال مجلس مشاورت کے لئے نمائندہ منتخب کیا گیا ہے۔ ان کے ذمہ چندہ کا کوئی بقایا نہیں ہے۔

نوٹ۔ بقایا دار نظارت بیت المال کے قواعد کی رو سے وہ ہے جس نے شہری جماعت کا فرد ہونے کی صورت میں تین ماہ کا اور زمیندار جماعت کا فرد ہونے کی صورت میں ایک سال کا چندہ ادا نہ کیا ہو۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

احباب چوہدری ظفراللہ خان صاحب کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں

احباب کی خدمت میں مؤدبانہ درخواست ہے کہ میرے محترم بابا جی چوہدری ظفراللہ خان صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ کے لئے خاص طور پر دعائیں کریں کہ خدا تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے ان کو دینی و دنیاوی ترقیات عطا کرتے ہوئے لمبی عمر اور صحت عطا فرمائے۔ اور ہر بیرونی اور اندرونی شر سے محفوظ رکھ کر خود ان کا محافظ و ناصر ہو آمین

خاکسار:۔ حمید نصراللہ خان ابن چوہدری عبداللہ خان

ضروری اعلان

جماعت ہائے ضلع سرگودہا کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حفاظت مرکز کے چندہ کی وصولی کے لئے سید محمد لطیف صاحب (انسپکٹر بیت المال) کو مرکز کی طرف سے بھجوایا جا رہا ہے۔ امید ہے کہ عہدہ داران جماعت ہائے سرگودہا اس چندہ کی اہمیت کے پیش نظر (جس کے بارے میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے جلسہ سالانہ پر خاص طور پر زور دیا تھا) ان سے پورا تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں گے۔ نیز وعدہ کنندگان اپنے وعدہ جات کو سو فی صدی پورا کرنے کی کوشش فرمائیں گے۔ (نظارت بیت المال شعبہ حفاظت و تنظیم)

"جماعت کا ہر فرد وصیت کر دے"

"کم سے کم ایمان کا مظاہرہ یہ ہوگا کہ وہ وصیت کر دیں۔ کوئی مرد کوئی عورت اور کوئی بالغ بچہ ایسا نہ رہے جس نے وصیت نہ کی ہو تا دنیا کو معلوم ہو جائے۔ کہ تم میں حقیقی ایمان پایا جاتا ہے۔ اور قادیان کے کھوئے جانے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ یا اس کے نظام کے متعلق کسی قسم کا شبہ پیدا نہیں ہوا۔" (الفضل ۵ جون ۱۹۴۸ء خطبہ جمعہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ ۲۸ مئی ۱۹۴۸ء رتن باغ لاہور)

سیکرٹری بہشتی مقبرہ مقیم ربوہ

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے۔

یوم التبلیغ ۲۶ مارچ بروز اتوار

سستیاں ترک کرو طالب آرام نہ ہو

جملہ جماعت ہائے احمدیہ پاکستان کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ مورخہ ۲۶ مارچ ۱۹۵۰ء بروز اتوار اپنے اپنے حلقہ جات میں "یوم التبلیغ" منائیں۔ اور صبح سے شام تک پیغام حق پہونچانے کا فریضہ ادا کر کے بہتوں کی ہدایت کا موجب ہوں۔ نیز اجر دارین حاصل کریں۔ اللہ تعالےٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے۔ اور جلد سے جلد سعید روحوں کو حق کے قبول کرنے کی توفیق دے۔ اور احمدیت میں شمولیت کی سعادت بخشے۔ تا اسلام جملہ ادیان پر جلد تر غالب آئے۔ آمین

لہذا ہر احمدی کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنی استعداد کے موافق یہ سارا دن تبلیغ حق میں صرف کرے۔ اور پوری تندہی نیک نیتی اور خلوص کے ساتھ اپنے ہمسایہ غیر احمدی احباب سے "احمدیت" پر غور و خوض کر کے حق کے قبول کرنے کی دردمندانہ اپیل کرے۔ خدا تعالےٰ آپ کے ساتھ ہو۔ آمین

نوٹ:۔ یوم التبلیغ منا کر جملہ جماعتیں اپنی پوری رپورٹیں دفتر ہذا میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ ربوہ ضلع جھنگ)

پتہ مطلوب ہے حوالدار عبدالکریم صاحب ولد عبدالعزیز صاحب کن ننگل باغبانان متصل قادیان کا پتہ مطلوب ہے۔ جن احباب کو ان کا علم ہو وہ اس پتہ پر اطلاع فرمائیں۔ محمد یعقوب کاتب الفضل

چندہ حفاظت مرکز سو فیصدی پورا کرنیوالے احباب کی فہرست

(۲)

نمبر	نام		رقم
۸۶	چوہدری بشیر احمد صاحب بھوائیہ ضلع شیخوپورہ		۲۴۰/-
۸۷	چوہدری اللہ دتہ صاحب	،،	۲۰/-
۸۸	چوہدری سردار خان صاحب	،،	۲۳/-
۸۹	چوہدری نذیر احمد صاحب	،،	۲۸۰/-
۹۰	مستری اللہ رکھا صاحب	،،	۱۰/-
۹۱	چوہدری رحمت علی صاحب پریذیڈنٹ	،،	۲۰۰/-
۹۲	چوہدری محمد اصغر صاحب	،،	۲۰۰/
۹۳	چوہدری کرم داد صاحب	،،	۲۵/-
۹۴	مستری اللہ دتہ صاحب		۱۵/-
۹۵	چوہدری محمد اکبر صاحب		۳۷/۱۳
۹۶	شیخ محمد حسین صاحب سلطان پورہ لاہور		۱۷۷/۱۲/-
۹۷	محمد جمیل خان صاحب	،،	۹۰/-
۹۸	ملک محمد انور صاحب	،،	۳۰/-
۹۹	چوہدری محمد اسحٰق صاحب	،،	۱۰/-
۱۰۰	شیخ فیروزدین صاحب	،،	۱۵/-
۱۰۱	مستری محمد اسمٰعیل صاحب	،،	۴۰/-
۱۰۲	شیخ عبدالقادر صاحب	،،	۲۰۰/-
۱۰۳	شیخ عبدالحمید صاحب	،،	۱۵۰/
۱۰۴	شیخ احسان الٰہی صاحب	،،	۱۲/-
۱۰۵	خانصاحب شیخ برکت اللہ صاحب	،،	۲۰۰/-
۱۰۶	بابو یوسف عالم صاحب	،،	۹۲/-
۱۰۷	شیخ جمال الدین صاحب	،،	۱/-
۱۰۸	شیخ انعام الٰہی صاحب	،،	۵/-
۱۰۹	چوہدری اعظم علی صاحب سعاگووال ضلع سیالکوٹ		۱۰/-
۱۱۰	شہاب الدین صاحب ولد اللہ داد صاحب		۱۰/-
۱۱۱	نواب خان صاحب	،،	۹۰/-
۱۱۲	ملک غلام رسول صاحب	،،	۱۵/-
۱۱۳	چوہدری اللہ رکھا صاحب	،،	۳۲/۸/-
۱۱۴	محترمہ سردار بی بی صاحبہ	،،	۱۰/-
۱۱۵	لال دین صاحب	،،	۱۰/-
۱۱۶	نواب دین صاحب	،،	۱۵/-
۱۱۷	مختول بیگم صاحبہ	،،	۸/-
۱۱۸	چوہدری محمد حسین صاحب	،،	۴۰/-
۱۱۹	سید احمد صاحب	،،	۴۹/-
۱۲۰	اللہ ودھایا صاحب	،،	۲۰/-
۱۲۱	غلام نبی صاحب	،،	۴/-
۱۲۲	چوہدری میراں بخش صاحب	،،	۲۵/-
۱۲۳	حکیم بشیر احمد صاحب	،،	۲۰/-
۱۲۴	فیروز دین صاحب	،،	۵/-
۱۲۵	حافظ شفیق احمد صاحب	،،	۷/-
۱۲۶	شریفاں بی بی صاحبہ معہ دیگر خاندان		۱۴/۸

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور

۱۲ مارچ ۱۹۵۰ء

گفتار کا غازی

سید احمد بریلوی اور شاہ اسمٰعیل علیہم الرحمۃ مردان کار تھے مودودی صاحب کی طرح محض مردان گفتار نہ تھے۔ ان دونوں بزرگوں نے محض طنز نگاری اور تعریض گوئی سے جہاد بالسیف کی تائید میں زمین و آسمان کے قلابے نہیں ملائے۔ بلکہ آپ نے اپنے کردار سے ثابت کیا کہ جہاد بالسیف کیا چیز ہے۔ اور اس کی ضرورت کب ہوتی ہے۔ مودودی صاحب کی طرح زور انشا پردازی سے محض فاشی تنظیم کو اسلامی جہاد ثابت کرنے کی کوشش نہیں کی۔ باوجود عملی جہاد بالسیف کرنے کے آپ نے حکومت انگریزی کے متعلق وہ الفاظ فرمائے۔ جو ہم اوپر نقل کر چکے ہیں۔ اس امر میں دونوں بزرگوں میں کوئی اختلاف نہیں ہے دونوں بزرگ جہاد بالسیف کرتے ہوئے شہید ہوئے۔ انگریزی حکومت کے خلاف نہیں۔ بلکہ انگریزی عملداری سے نکلکر ایک دور دراز کا کٹھن سفر طے کر کے مشرق سے شمال مغربی سرحد پر گئے۔ اور سکھوں کے برخلاف جہاد کیا۔ اور جب خود اپنوں نے ان کے راستہ میں روڑے اٹکائے۔ تو ان کے خلاف بھی تیغ آزما ہوئے ان کے سوانح حیات پڑھئے آپ کو معلوم ہوگا۔ کہ گو شیر سنگھ پسر رنجیت سنگھ نے آپکو بالاکوٹ میں گھیر کر شہید کیا۔ مگر خود سرحد کے مسلمان کہلانے والوں نے ان کی مخالفت کی اور وہ ان کے مخالف لڑے۔ اور ان کو بالاکوٹ میں پناہ لینے پر مجبور کر دیا۔

دونوں بزرگ ایک ہی وقت شہید ہوئے یہ واقعہ ۱۸۳۳ء یا ۱۸۳۴ء کا ہے۔ انگریزوں کے خلاف دیسی افواج کا خروج ۱۸۵۷ء میں ہوا۔ گویا آپ کی شہادتوں کے ۲۲ - ۲۳ سال بعد۔ آپ کی شہادتوں کے وقت اگرچہ انگریزی تسلط کافی مضبوط ہو چکا تھا۔ لیکن مسلمانوں کی طاقت اتنی کمزور نہیں ہوئی تھی جتنی کہ ۵۷ء کے بعد ہوئی۔ اس لئے انگریزوں کے خلاف طاقت و قوت کے لحاظ سے بھی جہاد بالسیف کا یقیناً ان بزرگوں کے عہد میں زیادہ موقعہ تھا اور زیادہ کامیابی کی امید ہو سکتی تھی۔ ان تینوں باتوں پر غور کیجئے۔ اول مسلمانوں میں کچھ سکت باقی تھی۔ دوم انگریزی حکومت اتنی مضبوط نہ تھی۔ سوم یہ کہ دونوں بزرگ پورا پورا جذبہ جہاد بالسیف رکھتے تھے۔ لیکن ان تینوں باتوں کے باوجود ان دونوں بزرگوں کا فتویٰ انگریزی حکومت کے متعلق کیا تھا۔ یہی کہ اس کے برخلاف جہاد بالسیف درست نہیں آخر سوچنے کی بات ہے کہ ان بزرگوں نے جن کے مقابلہ میں ابو نعیم صدیقی صاحب مسیح موعود علیہ السلام کو اس وجہ سے کہ حضور نے جہاد بالسیف سے منع فرمایا ہیچ سمجھتے ہیں۔ حالانکہ ان کا وقت ایسے جہاد کے لئے مسیح موعود علیہ السلام کے وقت سے زیادہ موزوں تھا انگریزوں کے خلاف جہاد بالسیف کیوں نہ کیا۔ نہ صرف انہوں نے عملاً ہی ایسا نہ کیا۔ بلکہ اس کو نادرست فرمایا آخر کیوں؟ اس کی وجہ خود ان دونوں بزرگوں کے الفاظ میں ہی موجود ہے۔ کہ انگریزی حکومت میں مسلمانوں کو اسلامی فرائض کی ادائیگی میں کوئی روک نہیں ہے۔ ان دونوں بزرگوں کی علم دینیات میں جو حیثیت ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں کیا وہ ابو نعیم صدیقی صاحب بلکہ مودودی صاحب سے بھی مسائل شریعت سے کم واقف تھے؟ پھر نعیم صاحب کا سر سید مرحوم اور مسیح موعود علیہ السلام کے رویہ پر تمسخر اڑانا اور ان پر "تجدد" کی پھبتی کسنا کیا معنے رکھتا ہے؟

سر سید احمد مرحوم کی جدوجہد ان دونوں بزرگوں کے بعد شروع ہوئی۔ جب انگریزوں کا تسلط بہت زیادہ مضبوط ہو چکا تھا مسلمانوں کی حالت یہ تھی۔ کہ اب انگریزوں کی شہ پا کر وہ قوم بھی جو صدیوں سے ان کی محکوم چلی آئی تھی۔ ان کے مقابلہ میں حریفانہ انداز سے کھڑی ہو گئی تھی۔ اس قوم نے اپنی اغراض کے پیش نظر انگریزوں کی خوشنودی حاصل کرنے کا ایک ذریعہ یہ بھی سمجھ لیا کہ مسلمانوں کی طاقت کو کمزور سے کمزور کر دیا جائے۔ اور اپنی اہنسا اور مسلمانوں کے غلط تصور جہاد کے تقابل سے انگریزوں کے ہاتھوں چن چن کر مسلمانوں کے سربر آوردہ خاندانوں کو مٹوا دیا۔ قطع نظر اس کے کہ سر سید مرحوم کی دینی حیثیت کیا ہے۔ اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ اگر اس وقت ایسی کوئی شخصیت آڑے نہ آتی۔ تو مسلمانوں کا نام و نشان ہی اس برعظیم سے مٹ جاتا۔ یہ صحیح ہے کہ انہوں نے اسلام کی جو تشریح و وضاحت کی وہ قابل افسوس ہے۔ لیکن ان کی جدوجہد کا ایک نہائت خوشگوار پہلو یہ ہے کہ انہوں نے مسلمانوں کو ہندوستان سے بالکل مٹ جانے سے بچا لیا۔

شاید اس بات کو حیرت سے سنا جائے۔ مگر یہ حقیقت ہے کہ سر سید مرحوم نے جو دین کی وضاحت میں غلطیاں کیں۔ ان کے حقیقی علمدار تو آج صرف مودودی صاحب ہیں اور مسلمانوں کی ہستی قائم رکھنے کے لئے جو انہوں نے نیک کام کیا۔ اسکو مودودی صاحب کے شاگرد رشید جناب نعیم صاحب برا سمجھ رہے ہیں۔ اور اس کی بنا پر آپ کو مجرم گردان رہے ہیں۔ اور ان پر "تجدد" کا الزام لگا رہے ہیں۔

ان کا نیک کام تو یہی تھا کہ انہوں نے مسلمانوں کے دلوں سے غلط جہاد بالسیف کے تصور کا قلع قمع کرنے کی کوشش کی۔ اور ان کو دنیائے جدید کی جدوجہد کے قابل بنایا۔ لیکن اس جدوجہد کے دوران میں انہوں نے اسلام کے بنیادی تصور تعلق باللہ کو نہائت کمزور کر دیا۔ ان کے اسی کمزور پہلو سے ہی الہام پا کر مودودی صاحب جیسے لیڈر پیدا ہوئے۔ جنہوں نے ان الحکم الا للہ کو بالکل ہی ایک دنیاوی خود مختار قسم کی حکومت الٰہیہ کا نعرہ بنا دیا ہے۔ اور انبیاء علیہم السلام کا منتہائے مقصود بھی تلوار کے ذریعہ حکومت الٰہیہ قائم کرنا سمجھ لیا ہے الغرض مودودی صاحب کا نظریہ اسلام سر سید کی خوبیوں کی نفی اور ان کی برائیوں کے اثبات کا اتحاد ہے۔

مسیح موعود علیہ السلام نے بھی غلط تصور جہاد کا قلع قمع کیا۔ مگر سر سید کی غلط وضاحت کی بھی تردید کی۔ سر سید نے اپنے رنگ میں جدوجہد کی۔ اور مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے رنگ میں جہاد کبیر کیا۔ جو اس زمانہ میں ازبس ضروری تھا۔ اس لئے سر سید مرحوم بھی اور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی مردان کار تھے۔ انہوں نے اپنے اپنے نقطہ نظر سے عملی کام کیا۔

سید احمد بریلوی۔ شاہ اسمٰعیل رحمہم اللہ علیہم سر سید احمد مرحوم اور مسیح موعود علیہ السلام چاروں انگریزی حکومت کے خلاف جہاد نہ کرنے میں متفق ہیں اور ان کا نظریہ اس امر میں اس لحاظ سے بھی صحیح معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان چاروں نے اپنے اپنے نقطہ نظر سے عملی کام کر کے دکھایا ہے۔ لیکن بتایا جائے کہ ان کے مقابلہ میں ان لوگوں نے جو انگریزی حکومت کے برخلاف جہاد کرنے کا شور مچاتے رہے ہیں کونسا اسلامی کام کر کے دکھایا ہے؟ سر سید احمد مرحوم کی وضاحت و تشریح اگرچہ غلط تھی۔ مگر ان کی جدوجہد سے اتنا ضرور ہوا کہ مسلمانوں کی توجہ جدید علوم کی طرف مبذول ہو گئی۔ اور دنیاوی تعلیم میں جو دوسری اقوام سے جو پیچھے رہ گئے تھے اس کمی کو انہوں نے پورا کر لیا۔ سید احمد بریلوی اور شاہ اسمٰعیلؒ کا دینی کام تو کسی سے پوشیدہ نہیں۔ اور مسیح موعود علیہ السلام نے جو کام کیا اس کا اعتراف تو آپ کے اشد مخالفین کو بھی ہے۔ اور دنیا جانتی ہے کہ جو جماعت مسیح موعود علیہ السلام نے تیار کی۔ آج کوئی بڑی سے بڑی جماعت بھی تبلیغ اسلام میں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ ابو نعیم صاحب اب خواہ اس کی کچھ بھی تاویل کریں۔ لیکن یہ ایک مسلم حقیقت ہے اور اس کو مخالفین نے بھی تسلیم کیا ہے۔ کہ آج صرف جماعت احمدیہ ہی ہے جو جہاد کبیر کر رہی ہے۔

مودودی صاحب نے اس الٰہی جماعت کی کامیابی دیکھ کر جو جماعت تیار کی ہے۔ اس نے اب تک کیا کام کیا ہے؟ یہ جماعت دراصل جماعت احمدیہ کی ایک نقل ہے۔ جس میں حقیقی روح موجود نہیں۔ صرف جماعت احمدیہ کی ظاہری صورت پر تیار کی گئی ہے۔ اس کی بنیاد محض ان سیاسی نظریات پر ہے۔ جو مغربی اقوام نے نہائت دانشمندی سے فضا میں اچھال دیئے ہیں۔ مودودی صاحب نے ذرا چابک دستی سے ان کو اسلامی تقدس دینے کی ناکام کوشش کی ہے اور قرآن کریم کی آیات سے چند ٹکڑے علیحدہ کر کے بالکل ماحول سے متضاد معنے ان میں بھر دیئے ہیں۔ ظاہر ہے کہ ایسی جماعت کوئی مفید کام نہیں کر سکتی۔ اب تک اس جماعت نے جو کچھ کام کیا ہے وہ یہ ہے کہ اس نے اسلامی ادب میں طنز۔ تعریض۔ طعن۔ تمسخر وغیرہ غیر اسلامی طرز نگارش کی نقالی لگانے کی کوشش کی ہے۔ اور اس پر فخر کیا جاتا ہے۔ چنانچہ ماہنامہ "یثرب" میں "اسلامی ادب و طنز" پر ایک مقالہ شائع ہوا ہے اس میں ابو نعیم صاحب صدیقی کو ہی بطور ماہر اسلامی طنز نگار کے پیش کیا گیا ہے۔ اللہ اللہ اسلام کی کیا کیا ادبی خدمت ہو رہی ہے۔ لفظوں کی چاشنی ابھی خدا جانے کیا غضب ڈھائے۔ دینی مسائل میں ایسی لغویات کو داخل کرنے سے کیا اچھا نتیجہ نکل سکتا ہے؟ ہمارے خطبہ پر جو آپ نے تبصرہ لکھا ہے۔ آپکی اسی اپج کا بدترین مظاہرہ ہے۔ طنز نگاری کرتے کرتے آپ فحش نگاری کی سرحدوں کو چھو آئے ہیں۔ جسکو صرف کو ترجیحاً ہی

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے سفرِ سندھ کے بعض اہم کوائف

ایمان و اخلاص کے رُوح پرور نظارے

(از مکرم مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے سفرِ سندھ سے تعلق رکھنے والے بعض ضروری کوائف مختصر نوٹوں کی شکل میں ہدیۂ احباب کئے جاتے ہیں۔

۱۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز ۴ مارچ ۹ بجے صبح ربوہ سے ناصر آباد کیلئے روانہ ہوئے۔

۲۔ حضور نے روانگی سے قبل جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کو مقامی امیر مقرر فرمایا۔

۳۔ حضور نے ربوہ سے لاہور تک کار میں سفر فرمایا۔

۴۔ حضور کے ہمراہ اہل بیت میں سے سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالےٰ (حرم رابع حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ) اور حضور کی صاحبزادی بی بی امۃ الجمیل صاحبہ سلمہا اللہ تعالےٰ ہیں۔

۵۔ مکرم جناب میاں محمد یوسف صاحب پرائیویٹ سیکرٹری اور مکرم ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب بھی حضور کے ہمرکاب ہیں اور یہ دونوں بزرگ حضور کے ساتھ ہی ربوہ سے لاہور تک کار میں تشریف لائے۔

۶۔ حضور کی روانگی کی خبر سن کر ربوہ کے بعض دوست تو حضور کے مکان کی ڈیوڑھی کے قریب ہی جمع ہو گئے تھے۔ لیکن اکثر مخلصین ایک نظام کے ماتحت اس بڑی سڑک پر جہاں سے حضور کی کار نے گذرنا تھا صف آراء تھے۔ صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلیٰ اور دیگر نظارتوں کے ذمہ دار عہدیدار کارکنان صدر انجمن احمدیہ اور واقفین تحریک جدید بھی وہاں تشریف لائے ہوئے تھے۔ سب نے اپنے محبوب امام کو پُرخلوص دعاؤں کے ساتھ الوداع کیا۔

۷۔ چنیوٹ میں تعلیم الاسلام ہائی سکول کے دروازہ پر جناب سید محمود اللہ شاہ صاحب ہیڈ ماسٹر اور بعض دوسرے اساتذہ استقبال کیلئے کھڑے تھے۔ حضور کار سے اتر کر ان اساتذہ کرام کی معیت میں جماعت دہم کے کمرہ میں تشریف لے گئے اور وہاں حضور نے لمبی دعا فرمائی۔

۸۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ ۱۲ بجے رتن باغ لاہور میں پہنچے۔

۹۔ ۵ مارچ ۹ بجے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز رتن باغ لاہور سٹیشن پر تشریف لائے۔

۱۰۔ جناب شیخ بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور کی سرکردگی میں لاہور کے قریباً تمام احمدی دوست اسٹیشن پر تشریف لائے ہوئے تھے حضور نے دوستوں کو شرف مصافحہ بخشا۔ اور پھر اللہ اکبر کے نعروں میں پاکستان میل روانہ ہو گئی۔

۱۱۔ پتوکی گاڑی پہنچی تو مرزا محمد شریف بیگ صاحب پریذیڈنٹ اپنی جماعت کے مخلصین کے ساتھ موجود تھے۔ نلی پور چک ۶ سے بھی بعض دوست آئے ہوئے تھے۔ حضور نے گاڑی میں بیٹھے بیٹھے سب دوستوں سے مصافحہ کیا۔ اور ان سے ضروری حالات دریافت فرمائے۔

۱۲۔ اوکاڑہ میں خدا تعالےٰ کے فضل سے ایک بڑی جماعت ہے۔ اس اسٹیشن پر مقامی جماعت نے نہایت اخلاص کے ساتھ حضور کا خیر مقدم کیا۔ تمام دوست صف بستہ کھڑے تھے۔ خواتین بھی کثرت کے ساتھ تشریف لائی ہوئی تھیں۔ گوگیرہ اور چک ۳۲ D-R کے بھی بعض دوست موجود تھے۔ قلتِ وقت کی وجہ سے اگرچہ سب دوست حضور سے مصافحہ نہ کر سکے۔ لیکن وہ بے انتہا خوش تھے اس لئے کہ انہوں نے اپنے محبوب امام کی زیارت کر لی۔

۱۳۔ منٹگمری میں محترم چوہدری محمد شریف صاحب امیر جماعت اور دوسرے مخلصین موجود تھے۔ حضور دوستوں کی کثرت کو دیکھ کر گاڑی سے اتر آئے اور تمام دوستوں سے قطاروں میں پھر کر مصافحہ کیا۔ حضور اور حضور کے خدام کے لئے دوپہر کا کھانا چوہدری محمد شریف صاحب امیر جماعت کی طرف سے پیش کیا گیا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

۱۴۔ چیچہ وطنی میں بھی بڑی کثرت کے ساتھ دوست آئے ہوئے تھے۔ حضور گاڑی سے اتر کر ان سے مصافحہ کرنے کے لئے پلیٹ فارم پر تشریف لائے۔ لیکن ابھی چند دوستوں سے ہی حضور نے مصافحہ فرمایا تھا کہ ان کی صفوں میں بدنظمی پیدا ہو گئی۔ ضبط قائم نہ رہا اور بعض عورتیں جمگھٹے میں آگے آ گئیں یہ حالت دیکھ کر حضور کو بہت رنج ہوا۔ اور حضور نے مصافحہ کرنا بند کر دیا۔ تاہم گاڑی کی روانگی تک حضور پلیٹ فارم پر ہی رہے اور تمام دوست حضور کے دیدار سے مشرف ہوتے رہے۔

۱۵۔ میاں چنوں میں دو دوستوں نے حضور سے ملاقات کی۔

۱۶۔ خانیوال میں مکرم حکیم انوار حسین صاحب امیر جماعت مقامی دوستوں کی معیت میں حضور کے استقبال کیلئے موجود تھے۔ حضور گاڑی میں ہی رونق افروز رہے۔ اور تمام دوست ایک ترتیب کے ساتھ حضور سے مصافحہ کرتے چلے گئے۔ حکیم انوار حسین صاحب ساتھ ساتھ بعض دوستوں کا تعارف بھی کراتے جاتے تھے۔ جماعت احمدیہ خانیوال کی بہت سی خواتین بھی تشریف لائی ہوئی تھیں جنہوں نے حضرت آپا جان (یعنی سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالےٰ) سے ملاقات کی۔ بعض دوستوں نے اپنے چھوٹے بچے حضور کی خدمت میں دعا کیلئے پیش کئے اور حضور نے ان کے سروں پر ہاتھ پھیرا۔

حکیم انوار حسین صاحب بہت دیر تک اس مخالفت کا ذکر کرتے رہے جو آجکل جماعت احمدیہ کی ہو رہی ہے۔ حضور نے دریافت فرمایا کہ عام لوگوں پر اس کا کیا اثر ہے۔ وہ احمدیت سے متنفر ہو رہے ہیں یا ان کے دلوں میں احمدیت کی تحقیق کا شوق پیدا ہو رہا ہے۔ حکیم صاحب نے عرض کیا کہ عوام تو احمدیت میں پہلے سے زیادہ دلچسپی لینے لگے ہیں۔ حضور نے فرمایا۔ ہمیں تو یہ مخالفت کوئی بری چیز نہیں۔ اس سلسلہ میں حضور نے فرمایا یہ مخالفت دراصل نتیجہ ہے میری ہدایت پر عمل نہ کرنے کا۔ میں نے جماعت سے شروع میں کہا تھا کہ تبلیغ پر زور دو۔ مگر جماعت نے اس وقت توجہ نہ کی۔ اور سمجھا کہ لوگ تو ہماری تعریفیں کر رہے ہیں تبلیغ کر کے انہیں کیوں مخالف بنائیں۔ اگر اس وقت تبلیغ پر زور دیا جاتا تو یہ حالات پیدا نہ ہوتے۔ حضور نے بناءِ مسجد کے متعلق بھی انہیں بعض ہدایات دیں۔

۱۷۔ ملتان کے مخلصین بھی بہت بڑی تعداد میں سٹیشن پر موجود تھے۔ حضور اپنے خدام کو دیکھ کر گاڑی پر سے اتر آئے اور تمام دوستوں سے مصافحہ کیا۔ اس کے بعد حضور نے ہاتھ اٹھا کر لمبی دعا فرمائی۔ مقامی جماعت کی بہت سی خواتین بھی حضور کی زیارت کے لئے تشریف لائی ہوئی تھیں۔

۱۸۔ بہاولپور میں بھی جماعت کے دوست بکثرت موجود تھے۔ اس جماعت نے حضور کی خدمت میں نہایت پُرتکلف چائے پیش کی۔ حضور نے سب دوستوں کو مصافحہ کا شرف بخشا اور پھر ہاتھ اٹھا کر دعا فرمائی۔

۱۹۔ سماسٹہ میں بھی بہت سے دوست حضور کی ملاقات کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے۔

۲۰۔ ڈیرہ نواب میں صرف ایک دوست جو گلانور کے رہنے والے تھے تشریف لائے۔ اور حضور سے شرفِ ملاقات حاصل کیا۔

۲۱۔ خانپور میں خدا تعالےٰ کے فضل سے ایک مخلص جماعت موجود ہے۔ گاڑی پہنچنے پر یہاں بھی جماعت کے دوست بڑی کثرت سے دکھائی دیئے مقامی جماعت کی مستورات بھی تشریف لائی ہوئی تھیں جنہوں نے حضرت آپا جان سے ملاقات کی۔ بعض چھوٹے بچے بھی دعا کیلئے حضور کی خدمت میں پیش کئے گئے رات کا کھانا چوہدری نصیر احمد صاحب نے حضور کی خدمت میں پیش کرنے کا شرف حاصل کیا۔

۲۲۔ رحیم یار خان کے اسٹیشن پر بھی جماعت کے دوست بکثرت موجود تھے بعض خواتین بھی تشریف لائی ہوئی تھیں۔ حضور نے گاڑی میں بیٹھے بیٹھے سب دوستوں سے مصافحہ فرمایا۔

۲۳۔ صادق آباد کے سٹیشن پر بھی جماعت کے دوست بکثرت موجود تھے۔ جنہوں نے حضور سے مصافحہ کیا۔

۲۴۔ روہڑی سٹیشن پر رات کو ۱۲ بجے کے قریب گاڑی پہنچی۔ حضور اس وقت استراحت فرما رہے تھے۔ مگر جب جماعت کے دوست تشریف لائے۔ تو پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے کھڑکی کے قریب پہنچ کر السلام علیکم کہا۔ اس پر حضور بیدار ہو گئے اور کھڑکی کھول کر حضور نے سب دوستوں سے جو روہڑی اور سکھر سے تشریف لائے ہوئے تھے مصافحہ فرمایا۔ اس کے بعد حضور نے ہاتھ اٹھا کر دعا فرمائی۔ یہ تمام دوست گاڑی کی روانگی تک وہیں تشریف فرما رہے اور حضور بھی انہیں اپنے کلام سے محظوظ فرماتے رہے۔

۲۵۔ خیرپور میرس کے اسٹیشن پر بھی بعض دوست موجود تھے جو حضور کی زیارت اور مصافحہ سے مشرف ہوئے۔

۲۶۔ حیدر آباد صبح پانچ بجے گاڑی پہنچی یہاں بھی بہت سے دوست حضور کے استقبال کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے جن میں خصوصیت سے جناب سید عبد الرزاق شاہ صاحب قابل ذکر ہیں۔ یہ حضور کے لئے ایک موٹر اور ایک ٹرک بھی ہمراہ لائے تھے تا کہ حضور بذریعہ کار ناصر آباد تشریف

(باقی صفحہ ۸ پر)

مجالس خدام الاحمدیہ کی سرگرمیاں

ماہِ دسمبر کی مساعی کا خلاصہ

(۲)

ٹانگانیکا مشرقی (افریقہ) خدمت خلق:۔ اس ماہ میں ایک بوڑھے سنی مسلمان کی جس کو فالج کی بیماری تھی۔ خدام نے اسکی تیمارداری کی۔ جس پر اس نے احمدیت کا لٹریچر طلب کیا۔ اور اس نے احمدی نوجوانوں کی بہت تعریف کی۔ اس کے علاوہ خدام افریقی بیماروں کی تیمارداری کے لئے ہسپتال جاتے رہے۔

تعلیم:۔ خدام کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مطالعہ کرتے رہے۔ نماز فجر کے بعد قرآن کریم کا درس ہوتا رہا۔

تربیت و اصلاح:۔ خدام کی نمازوں کی حاضری لی جاتی رہی۔ حاضری ستر فی صدی رہی۔ تین خدام کو نماز باجماعت کی تلقین کی گئی۔ افریقی خادموں کو دینی مسائل بتائے جاتے رہے۔

تبلیغ۔ زیر تبلیغ افراد ۲

تعداد تقسیم لٹریچر:۔ ۱۲۵ اشتہارات اور ۲ کتب انفرادی تبلیغ کی جاتی رہی۔

ایثار و استقلال:۔ خدام ہر ایک کام دلی جذبہ اخلاص اور جوش کے ساتھ کرتے ہیں۔

اطفال:۔ یہاں ۵ اطفال جو کہ ۷ سال سے کم عمر کے ہیں۔ ان کو نماز ناظرہ سکھائی جاتی ہے۔

علی پور:۔ **تربیت و اصلاح**:۔ اخلاقی حالت کا خیال رکھا گیا۔ نماز باجماعت کی تلقین کی گئی۔ ایک ہفتہ میں چار دن باقاعدہ صبح کی نماز کے لئے جگایا جاتا رہا۔ حزب بنا کر سائقین کے ذریعہ نمازوں کی حاضری کا انتظام کیا گیا۔ ۸۰ فی صدی کامیابی ہوئی۔ نماز تہجد کی تلقین کی گئی۔ بعد نماز مغرب درس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت کا ذکر حبیب ہوتا رہا۔ اب دعوت الامیر کا درس جاری ہے۔ اخبار الفضل کے چیدہ چیدہ مضامین سنائے جاتے رہے۔ بعد نماز فجر تفسیر کبیر کا درس ہوتا رہا۔ ایک ہفتہ منا کر وصیت کی تحریک کی۔ ۲۲ وصیتیں لکھی گئیں۔ خدام کو ننگے سر پھرنے سے منع کیا گیا۔ اور السلام علیکم کہنے کی تلقین کی گئی۔

تبلیغ:۔ فرداً فرداً تبلیغ ہوتی رہی۔ اور تبلیغی خطوط لکھے گئے۔ ۲۸ تا ۳۱ دسمبر احرار کانفرنس ہوئی۔ اس موقع پر احباب جماعت نے انتہائی صبر کا نمونہ دکھایا۔ تمام خدام ایام کانفرنس میں دار التبلیغ میں جمع ہوتے رہے۔ باوجود کوشش کے احرار شر انگیزی میں کامیاب نہ ہو سکے۔ لوگ ہمارے صبر و تنظیم کی تعریف کرتے ہیں۔ بعض اب سلسلہ کی کتب کا مطالعہ کرتے ہیں۔

اطفال:۔ اطفال کی تربیت اور تنظیم کی جا رہی ہے۔

مظفر گڑھ: **تربیت و اصلاح**:۔ خدام باجماعت نماز ادا کرتے ہیں۔ تفسیر کبیر اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس ہوتا رہا۔

کوئٹہ:۔ **وقار عمل**:۔ مسجد احمدیہ کی صفائی ہر جمعہ کی جاتی رہی۔

تربیت و اصلاح:۔ درس تفسیر کبیر اور تذکرہ بعد نماز فجر ہوتا رہا۔ نماز فجر کے لئے دوستوں کو تحریک کی جاتی رہی۔ سردی کی شدت کی وجہ سے ہفتہ واری اجلاس نہ ہو سکے۔

تعلیم:۔ اکثر خدام امتحان دعوۃ الامیر میں شامل ہونگے۔

ڈھاکہ:۔ **تعلیم**:۔ خدام الاحمدیہ کا لٹریچر پڑھ کر سنایا گیا۔ اور حضور کی تقاریر کے اقتباس سنائے گئے۔ مقامی بزرگان سے تقاریر اور نصائح کروائی گئیں۔ اخلاقی اور شرعی اخلاق کے علاوہ "خدام الاحمدیہ کی اہمیت"۔ "خدام اور نظام"۔ "میں کیوں احمدی بنا"۔ "میں احمدیت کے لئے کیا کر سکتا ہوں"۔ پر ہر خدام سے تقاریر کرائی گئیں۔

وقار عمل:۔ چھ مرتبہ وقار عمل منایا گیا۔ دار التبلیغ کے بڑے احاطوں کے اندر بڑے بڑے جنگلات صاف کئے گئے۔ حاضری بہت کم رہی۔

لائل پور۔ **خدمت خلق**:۔ دو احباب کو کرایہ دے کر منزل مقصود پر پہنچایا گیا۔ بعض گھروں میں سودا خرید کر دیا گیا۔ مرکز میں دو اطفال کو مرکز میں جلسہ سے دو دن قبل مہمانوں کی خدمت کے لئے بھیج دیا گیا۔ جو کہ جلسہ کے موقع پر خدمت مہمانان کا فرض ادا کرتے رہے۔

تعلیم۔ مسجد میں قرآن کریم پڑھانے کا انتظام ہے۔ مگر ابھی انفرادی طور پر قرآن کریم ناظرہ و با ترجمہ سیکھ رہے ہیں۔

تربیت و اصلاح:۔ تربیتی لیکچر امیر صاحب اور مولوی محمد اسماعیل صاحب دیالگڑھی دیتے ہیں۔ درس صبح و شام تذکرہ اور تفسیر کبیر کا ہوتا رہا۔

تبلیغ۔ تقریباً پچاس ٹریکٹ ریل گاڑی میں تقسیم کئے گئے۔ چار پانچ احباب کو کتب سلسلہ پڑھنے کے لئے دی گئیں۔ دس غیر احمدی احباب کو جلسہ سالانہ پر لے جایا گیا۔

وقار عمل:۔ ایک وقار عمل منایا گیا۔ جس میں مسجد کی صفائی کی گئی۔

گوجرانوالہ:۔ **تربیت و اصلاح**:۔ اس ماہ میں خدام کے چار تربیتی اجلاس ہوئے۔ جلسہ سیرت النبیؐ منعقد ہوا ... دو بار وقار عمل منایا گیا۔ ۱۰۰ فٹ نالی مع مسجد صاف کی۔ کل تین گھنٹہ صرف ہوا۔ ایثار و استقلال۔ ایک تربیتی لیکچر خدام دیا گیا۔ اطفال:۔ تعداد اراکین دس ہے۔ انہیں مسجد میں آنے کی طرف توجہ دلائی۔ نتیجہ ۵۰ فیصدی رہا۔ (نائب معتمد خدام الاحمدیہ)

کے موقع پر جملہ انتظامات جلسہ خدام نے سر انجام دیئے۔ خدام نے درویشان قادیان کو بطور تحفہ ۳۰۰ مالٹے بھجوائے۔ جلسہ گجرات پر ۲۰ خدام نے اپنی خدمات پیش کیں۔ اور جملہ انتظامات میں حصہ لیا۔ تربیتی اجلاس میں خدام کو حاضری کی طرف توجہ دلائی گئی۔

تبلیغ:۔ خدام انفرادی تبلیغ کرتے رہے۔

چک ۹۹ شمالی:۔ **خدمت خلق**:۔ دو مسافروں کو کھانا کھلایا گیا۔ خدام بیماروں کی بیمار پرسی کرتے رہے۔ اور دوائی وغیرہ لا کر دیتے رہے۔

تعلیم:۔ خدام فرداً فرداً نماز اور دعائیں اور یسرنا القرآن پڑھتے ہیں۔

تربیت و اصلاح:۔ براہین احمدیہ کا درس دیا جاتا رہا۔ نماز باجماعت کی حاضری کا انتظام کیا گیا۔ ڈاڑھی رکھنے کی تلقین کی گئی۔

ذہانت و صحت جسمانی:۔ ہر خدام عموماً فرداً فرداً ورزش کرتے ہیں۔

تبلیغ:۔ اخلاقی مسائل پر خدام کو ٹریننگ دی جاتی رہی۔ تاکہ تبلیغ کا کام تنظیمی طور پر کیا جاوے۔ فرداً فرداً خدام تبلیغ کرتے ہیں۔

سیدڑ رسول:۔ **خدمت خلق**:۔ ایک غریب احمدی بیوہ کی درخواست پر اپنی طرف سے اور اہالیان دیہہ کی طرف سے مبلغ -/۳۰ روپے جمع کر کے امداد کی۔ اس کے علاوہ کچھ پارچات بھی دیئے گئے۔

تربیت و اصلاح:۔ تمام خدام کو جلسہ سالانہ ربوہ پر جانے کی تحریک کی۔ اور کم و بیش سب کو ساتھ لے جایا گیا۔ تحریک جدید دفتر اول۔ دوم کے وعدہ جات کی تحریک کی گئی۔ بعد ازاں وعدے لئے گئے۔

تبلیغ:۔ تین افراد ہر چار دن بعد ایک دن ڈیڑھ گھنٹہ تبلیغ میں صرف کرتے ہیں۔

ذہانت و صحت جسمانی:۔ ۱۶/۱۸ خدام روزانہ پی۔ ٹی اور کھیلوں میں سوا گھنٹہ شامل ہوتے ہیں۔

ملتان:۔ **خدمت خلق**:۔ (۱) تقریباً ۱۱۶ روپے ۲۰۰ معذوروں میں تقسیم کئے گئے (۲) بعض کو آٹا بھی دیا گیا۔ (۳) لم ۳ بے روزگاروں کے حصول روزگار کے لئے مدد کی۔ اور ان کو روزگار مل گیا۔ (۴) چار بیماروں کی بیمار پرسی کی گئی۔ (۵) ایک بیمار مسافر عورت جو برلب سڑک ایک دوسری عورت کے ساتھ بیٹھی تھی۔ ان کے پاس نواں شہر جانے کے لئے کرایہ نہ تھا۔ انہیں نواں شہر تک جانے کے لئے تانگہ کا کرایہ دیا گیا۔ (۶) ایک غیر احمدی کے ۳۲۰۰۰ کے ڈرافٹ چیک گم ہو گئے تھے۔ دو روز تک تلاش میں مدد دی گئی۔ اور چیک مل گئے۔ (۷) دو آدمیوں کے جھگڑے کو چکایا گیا۔ (۸) سات غرباء کو کھانا کھلایا گیا۔ (۹) صیغہ الانصار مقامی کی طرف سے کشمیر فنڈ کے سلسلہ میں ۳۰ ہزار گز کپڑا اکٹھا کیا گیا۔ جس کی فراہمی کے لئے ایک خادم نے ان کی مدد کی۔

(۱۰) ایک شخص کو رات کے وقت پیشاب بند ہونے کی تکلیف ہوئی۔ اس کے علاج کے لئے ڈاکٹر کو لایا گیا (۱۱) جلسہ سالانہ پر جاتے ہوئے دو احمدی معمر دوستوں کو خانیوال اسٹیشن پر مع ان کے سامان کے گاڑی میں سوار کیا گیا۔ اور ربوہ اسٹیشن پر اتارا گیا۔ (۱۲) ربوہ اسٹیشن پر ایک احمدی نوجوان جولائن پر گر کر بے ہوش ہو گیا تھا۔ انہیں وہاں سے اٹھا کر پاس کے کیمپ میں پہنچا کر علاج کرایا گیا۔ انجکشن ہونے پر انہیں کچھ ہوش آ گئی۔ (۱۳) ۹ آدمیوں کو راستہ دکھایا گیا۔ (۱۴) ہاکی کی گراونڈ میں چند لڑکوں کی آپس میں لڑائی ہو گئی۔ ان کی صلح کرائی گئی۔ (۱۵) ایک بڑھیا عورت کی لکڑیاں اٹھا کر اس کے گھر پہنچائی گئیں۔ (۱۶) ایک غریب کو قمیص دی گئی۔ (۱۷) ایک آدمی کو روزانہ روٹی دی جاتی رہی (۱۸) ایک شخص کو جلسہ سالانہ پر ایک خادم اپنے خرچ پر لے گیا اور پھر ایک شخص کو ربوہ سے ملتان کا کرایہ دیا۔ (۱۹) دو آدمیوں کو سودا لا کر دیا۔ (۲۰) چار آدمیوں کو سٹیشن پر سے ٹکٹ خرید کر دیا گیا۔

تربیت و اصلاح:۔ نمازوں میں غیر حاضر رہنے والے خدام کو توجہ دلائی گئی۔ تربیتی اجلاسوں میں تقاریر کی مشق کرائی۔

تعلیم:۔ ترجمہ قرآن کریم کی کلاس جاری ہے۔ خدام کو کتب سلسلہ کے پڑھنے کی طرف توجہ دلائی گئی۔ امتحان دعوۃ الامیر میں شمولیت کے لئے ۷ خدام نے نام پیش کئے۔

وقار عمل:۔ مسجد کی صفائی کی گئی۔ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر خدام نے ۹ بجے صبح سے ۲ بجے بعد دوپہر تک لوائے احمدیت کا پہرہ دیا۔

ذہانت و صحت جسمانی:۔ خدام ورزش کرتے ہیں گو اجتماعی طور پر ہر ایک کو یہ موقعہ کم میسر آتا ہے۔ اراکین میں سے اکثر ہاکی کے کھلاڑی ہیں۔

ایثار و استقلال:۔ ایک خادم جبکہ احرار کے خلاف پوسٹر لگا رہا تھا۔ احراریوں نے اسے ۲ بجے رات زد و کوب کیا۔ اسکی ہاکی اور لوہے کی ٹوپی بھی چھین لی۔ اس خادم نے احمدیت کی خاطر ان تمام تکالیف کو برداشت کیا۔

تبلیغ:۔ مجلس احرار کے جلسہ کے موقع پر ۴۰۰ کے قریب اشتہار چھپوا کر دیواروں پر لگوایا گیا۔ اور جلسہ سالانہ پر آتے ہوئے راستہ میں بعض اسٹیشنوں پر بھی اشتہار لگائے گئے۔ ۱۵ خطوط بھی لکھے۔ ایک غیر احمدی کے نام الفضل جاری کر دیا گیا۔ ۶۵ ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ ایک غیر احمدی کو کتب سلسلہ مطالعہ کے لئے دی گئیں۔

قلعہ صوبہ سنگھ۔ **خدمت خلق**:۔ پندرہ روپیہ کا کھانا صدقہ کے طور پر غریبوں کو کھلایا۔

تبلیغ:۔ زیر تبلیغ ۳۔ دوران سفر میں تقریباً ۵۰۰ افراد تک تبلیغ حق کی۔ اپنی دکان موسوم بہ محفل عمر دار الظروف پر بورڈ رکھنے کی صورت میں تبلیغ کی مبلغ دس روپے انعام اس شخص کے لئے مقرر کیا۔ جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ کو غلط ثابت کرے۔ اور اس اعلان کو وضاحت کے ساتھ شائع کر

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کی منظوری

اس سے قبل خدام الاحمدیہ کے قائدین کی منظوری کی ایک قسط الفضل مورخہ ۲۷ر جنوری ۱۹۵۰ء میں شائع کرائی جا چکی ہے۔ اب دوسری قسط شائع کی جا رہی ہے۔ مجالس کو بذریعہ خطوط بھی اس کی اطلاع دی جا چکی ہے۔ مجالس کو یہ امر مدنظر رکھنا ضروری ہے کہ قائدین کے تقرر کی منظوری براہ راست سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اس سے قائدین کے فرائض بہت زیادہ بڑھ جاتے ہیں مجالس کے کام کی رپورٹ حضور کی خدمت میں پیش ہوتی ہے۔ اس لئے جملہ قائدین اور مجالس کے اراکین کو اس امر کی طرف خاص توجہ دینی چاہیئے۔ کہ وہ اپنی تنظیم مکمل رکھیں۔ اور مرکز کی طرف سے آمدہ ہدایات پر پورے طور پر عمل کر کے مرکز کو اطلاع دیتے رہیں۔ اپنے کام کی رپورٹ معین اعداد و شمار کے ساتھ ہر ماہ کی دس تاریخ تک مرکز میں بھجواتے رہیں۔

نمبر شمار	نام مجلس	نام قائد	نمبر شمار	نام مجلس	نام قائد
۱	راولپنڈی	محمود احمد صاحب	۳۱	سرشمیر روڈ چک ۱۳۷ ضلع لائل پور	میاں عبدالرحیم صاحب
۲	رسالپور (سرحد)	ملک عبدالجبار صاحب			
۳	چک چہور ۱۱ ضلع شیخوپورہ	بابو احمد حسن صاحب	۳۲	چندر کے منگولے ضلع سیالکوٹ	چوہدری عنایت اللہ "
۴	چک ۹۸ شمالی ضلع سرگودہا	حکیم علی حسن صاحب	۳۳	ٹوبہ ٹیک سنگھ " لائلپور	شیخ محمد عمر "
۵	شیخوپورہ	قاضی غلام نبی صاحب	۳۴	لودھراں " ملتان	ڈاکٹر عبدالمغنی "
۶	بھیروان ضلع سرگودہا	چوہدری مختار احمد "	۳۵	کوٹ مومن " سرگودہا	شیخ عنایت اللہ "
۷	چک ۸۹ ج ب ضلع لائلپور	محمد دین "	۳۶	نوشہرہ چھاؤنی (سرحد)	چوہدری احمد حسن "
۸	چک ۵ ۱۲/۲ ضلع ملتان	بہاول بخش "	۳۷	بادلہ (سندھ)	فضل محمد "
۹	شیخ محمدی ضلع پشاور	محمد منیر "	۳۸	چک ۹۶ گ ب ضلع لائلپور	منشی بشیر احمد "
۱	سٹھیالی خورد ۲۵ ضلع شیخوپورہ	چوہدری روشن الدین "	۳۹	بھکر ضلع میانوالی	ماسٹر نور احمد صاحب خان لک
۱	گرمولا چک ۱۶۹ ضلع شیخوپورہ	" غلام حیدر "	۴۰	چک ۹ پنیار شمالی ضلع سرگودہا	محمد عبدالمجید صاحب
۱	چک سکندر ضلع گجرات	" غلام محمد "	۴۱	کوٹ احمدیاں (سندھ)	چوہدری بشیر احمد "
۱	گوجرہ " لائل پور	مرزا غلام مصطفیٰ "	۴۲	چک ۱۱۲ گ ب ضلع لائلپور	" نذیر احمد "
۱	روڈہ " سرگودھا	منظور احمد "	۴۳	دودہ " سرگودہا	میاں خوشی محمد "
۱	چک ۱۱۶ جنوبی "	سید خادم حسین شاہ "	۴۴	سید والہ " شیخوپورہ	" عبدالسلام "
۱	دیونا ضلع گجرات	تاج الدین صاحب جمعدار پنشنر	۴۵	بنوں (سرحد)	صوبیدار سید محمد احمد "
۱	کرتو " شیخوپورہ	مستری اللہ دتا صاحب	۴۶	چک ۹۹ شمالی " سرگودہا	چوہدری عبدالغنی "
۱	چک ۱۹۷ " جھنگ	عطاء اللہ خان "	۴۷	ایبٹ آباد ضلع ہزارہ (سرحد)	کیپٹن چوہدری غلام احمد "
۱	میرپور خاص	ملک بشارت احمد "	۴۸	وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ	میاں غلام احمد "
۱	ڈگری ضلع تھرپارکر (سندھ)	چوہدری شریف احمد "	۴۹	گھوگیٹ " سرگودہا	عبدالستار صاحب دہلوی
۲	دھاروالی چک ۳۳ ضلع سرگودہا	چوہدری محمد اسمٰعیل "	۵۰	جھنگ شہر	شیخ عبدالعلی صاحب
			۵۱	لکھیانہ ضلع جھنگ	ڈاکٹر محمد بخش "
۲	سکھر (سندھ)	قریشی عبدالرحمن صاحب منشی فاضل	۵۲	چکوال ضلع جہلم	ملک بشیر احمد "
۲	کنری (")	محمد اکبر اقبال صاحب	۵۳	کراچی	میجر شمیم احمد "
۲	ڈرگ روڈ کراچی	بابو عبدالقادر "	۵۴	چک ۱۳۱ ج ب گوکھووال	محمد اشرف "
۲	چک ۳۷ جنوبی ضلع سرگودھا	چوہدری رشید احمد "	۵۵	پنڈ دادنخان ضلع جہلم	ممتاز بی "
			۵۶	دنیاپور ضلع ملتان	شیخ محمد منیر صاحب طالب
۲	تلونڈی راہوالی ضلع گجرانوالہ	میر عبدالحمید "	۵۷	گجرانوالہ	عبدالرحمن صاحب صابر
			۵۸	حلقہ الف ربوہ	مولوی غلام باری صاحب سیف
۲	گنج مغلپورہ ضلع لاہور	شیخ نور احمد صاحب پلیڈر	۵۹	احمد نگر ضلع جھنگ	مسعود احمد صاحب بی اے بی ٹی
۲	بجملہ ضلع گجرات	سید محمد یوسف "	۶۰	محمود آباد اسٹیٹ	سید داؤد مظفر صاحب
۲	چاندپورہ " شیخوپورہ	میاں محمد حسن "			
۲	کھیوہ چک ۱۲۷ ضلع لائلپور	چوہدری شریف احمد "			

(نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ایک غلطی کی اصلاح

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے)

الفضل مورخہ ۹ر مارچ ۱۹۵۰ء میں میرا ایک مضمون "فارقی صاحب کے تبصرہ پر تبصرہ" شائع ہوا ہے جس میں فہیم احمد صاحب فارقی ایم اے کے اس تبصرہ کا جواب ہے۔ جو فارقی صاحب کی طرف سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی کتاب "اسلام اور زمین کی ملکیت" کے متعلق لاہور کے ہفت روزہ اخبار "آفاق" میں شائع ہوا تھا۔ مجھے افسوس ہے کہ حسب دستور کچھ تو کاتب صاحب نے اور کچھ پریس والوں نے میرے اس مضمون کو کافی مسخ کرنے کی کوشش کی ہے۔ بعض دوسری غلطیاں تو غالباً دوست خود غور کر کے درست کر سکیں گے۔ مگر ایک غلطی ایسی ہے۔ کہ شاید از خود اس کی اصلاح کی طرف خیال نہ جائے۔ صفحہ ۵ کالم ۳ کے آخری نصف حصہ میں ایک فقرہ یوں درج ہے۔

"دوسری انتہا کے نتیجہ میں زندگی کا خاتمہ ہو جائے گا" اس فقرہ کی صحیح صورت یوں ہے:۔

"دوسری انتہاء کے نتیجہ میں اجتماعی زندگی کا خاتمہ ہو جائے گا"

احباب صحت فرمالیں۔ باقی جو حصہ آخری کالم کے کناروں کے حروف کٹ جانے کی وجہ سے خراب ہو گیا ہے۔ اس کا تو اب کوئی علاج نہیں۔ خاکسار مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور ۱۰/۳/۵۰

احمد نگر میں پیشگوئی لیکھرام کے متعلق جلسہ

۶ مارچ کا دن مذاہب کی تاریخ میں یقیناً ایک اہم حیثیت رکھتا ہے۔ اس دن خدا تعالیٰ کے جلالی ہاتھ نے حق و صداقت کی چمکتی ہوئی تلوار کے ساتھ یہ واضح کر دیا کہ اسلام ہی ایک زندہ دین اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہی ایک زندہ نبی ہیں۔ چنانچہ اسی دن اسلام کے فدائی اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے عین مطابق آریہ مذہب کے نمائندہ پنڈت لیکھرام نے (جو اپنی بے باکی اور شوخی میں حد درجہ بڑھ چکا تھا۔ اور جو ہمارے پیارے آقا سیدنا خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات کو طعن و تشنیع کا نشانہ بنایا تھا) اپنے کئے کی سزا پائی اور غیر معمولی حالات میں عبرتناک طور پر قتل ہو کر ہمیشہ کے لئے یہ ثابت کر گیا کہ اسلام کا خدا واقعی زندہ خدا ہے اور محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے غلام اب بھی کرامت دکھلا سکتے ہیں۔

اس پیشگوئی کے ذکر اور اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے لئے آج بعد نماز فجر مسجد احمدیہ احمد نگر میں مکرم منشی عبدالخالق صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمد نگر کی صدارت میں جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت و نظم کے بعد مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب اور مکرم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے اس پیشگوئی پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ کس شان سے یہ پوری ہوئی۔ اور کس طرح لیکھرام اس قہری ہلاکت کا مورد ہوا۔ ان ہر دو بزرگوں کے علاوہ مولوی عبدالرحمن صاحب مبشر مولوی فاضل۔ راجہ نذیر احمد صاحب اور راجہ محمد اکبر صاحب نے بھی تقاریر کیں۔ جن میں پیشگوئی کے مختلف حصوں کے متعلق بتایا گیا۔ کہ وہ کس طرح پورے ہوئے۔ اور کس طرح اسلام اور احمدیت کی صداقت کا ثبوت بنے۔ دعا پر جلسہ ختم ہوا۔ الحمدللہ

(ناظم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ احمد نگر)

دعا اور صدقہ

مورخہ ۳ر مارچ بروز جمعہ جناب چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب وزیر خارجہ پاکستان کی عمر درازی کے لئے جماعت احمدیہ شیخوپورہ کے احباب نے اجتماعی دعا کی۔ اور تیس ۳۰ روپے صدقہ غرباء کے لئے بھیجا گیا۔ اور کچھ نقدی یہاں مساکین کو دی گئی۔ اللہ تعالیٰ جناب چوہدری سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب کو اپنے حفظ و امان میں رکھے اور زیادہ سے زیادہ خدمتِ قوم و ملک کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔ (سیکرٹری تعلیم و تربیت جماعت شیخوپورہ)

ولادت

منیر احمد صاحب قریشی ملازم سنٹرل جیل لاہور کے ہاں لڑکا تولد ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ احباب نومولود کے درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔ (منیر احمد دبیس)

اعلان منجانب دارالقضاء

محترمہ عزیزہ بیگم صاحبہ بنت جیون قوم ارائیں سابق سکونت بھمیاں ضلع ہوشیارپور حال چک ۶۰ ج ب ڈاک خانہ خاص تحصیل جڑانوالہ ضلع لائلپور نے درخواست دی ہے کہ میرا خاوند منشی بشیر احمد ولد رحیم بخش ساکن ننگل باغبانان متصل قادیان کے متعلق معلوم نہیں کہ وہ اب کہاں ہیں۔ زندہ بھی ہیں۔ یا نہیں (یہ صاحب انجمن سنگھ اد اضی سندھ پر بھی کام کرتے تھے) اور کہ انہوں نے عرصہ سات سال سے نہ مجھے خرچ دیا ہے نہ اپنے پاس بلایا ہے۔ والدین پر بوجھ بنی بیٹھی ہوں۔ اس لئے میرا خلع منظور کیا جائے۔ لہٰذا اعلان کیا جاتا ہے کہ منشی صاحب موصوف خود یا ان کا کوئی جان پہچان والا ایک ماہ تک اطلاع دیں کہ وہ زندہ ہیں اور فلاں جگہ پر سکونت رکھتے ہیں۔ (مکمل پتہ درج ہو) اور اگر ایسی کوئی اطلاع ایک ماہ تک نہ آئی تو پھر شرعی قانون کے مطابق فیصلہ کر دیا جائے گا۔ (ناظم قضاء سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ)

درخواستہائے دُعا

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کو دشمن کے ہر شر سے محفوظ و مامون فرمائے

دعا کنندہ رحیم بارک اللہ خان احمدی متعلم مڈل سکول دو دہ ڈاک خانہ بھاگٹاں والہ براستہ سرگودھا)

(۲) برادرم محمد ابراہیم صاحب درویش دار المسیح قادیان کی والدہ محترمہ کا مورخہ ۳-۵-۸ کو میو ہسپتال میں اپریشن ہوا ہے۔ احباب جماعت صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

(محمد اسمٰعیل منیر واقف زندگی)

دعائے مغفرت! میرے خسر مولوی حیدر علی صاحب جو بنگال کے ابتدائی احمدیوں میں سے تھے۔ اور بہت ہی مخلص اور بے نفس سلسلہ کے لئے ایک فدائی انسان تھے۔ ۲۵ فروری ۵۰۰ء بوقت شام ۸ بجے فوت ہوگئے ہیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم ابتداء ہی سے نیک طبیعت رکھتے تھے۔ ایک متقی بے نفس اور تبلیغ کی دھن رکھنے والے انسان تھے۔ اور ایسے وقت میں احمدیت کو قبول کیا تھا جب اس علاقہ میں اور اپنے گاؤں میں کوئی احمدی نہیں تھا اللہ تعالیٰ ان کے درجات کو بلند فرمادے۔ آمین دعا کنندہ (ظل الرحمٰن عفی عنہ بنگالی)

درخواست ہائے دُعا

چوہدری محمد رفیق صاحب II ائیر تعلیم الاسلام کالج کا میو ہسپتال میں اپنڈے سائیٹس کا اپریشن ہوا ہے۔ احباب جماعت سے التماس ہے کہ وہ دردِ دل سے اس کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں

سیکرٹری خدمت خلق فضل عمر ہوسٹل لاہور

میرا لڑکا محمد صالح امسال میٹرک کا امتحان دے رہا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔

(ڈاکٹر نورالدین پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ دہلی)

میرا لڑکا عزیز مسعود احمد بیمار ہے۔ اس کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور اسکو خادم دین بنائے۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ حالات تسلی بخش ہو رہے ہیں۔ (طالب دعا ابوالفضل محمود کوٹھی ۳۲ کنال پارک ٹریڈر

"اپنی صنعت کو فروغ دیجئے"

گذشتہ دنوں میں بھی بار بار اعلان کیا گیا تھا کہ احمدی صنعت کو فروغ دینے کے واسطے ہم نے پاک پنجاب انڈسٹریل و کمرشل نمائش میں کچھ سٹال لئے ہیں اور انہیں مزین کیا ہے تا ان میں احمدی احباب کی صنعت کو DISPLAY کیا جائے۔ بہت کم صناعوں نے اس طرف توجہ دی ہے۔ اب بھی موقعہ ہے کہ احمدی صناع اس طرف توجہ کریں۔ اور اپنے مصنوعات کے نمونے ہمیں بھجوائیں۔ معمولی معاوضہ پر ہم انہیں DISPLAY کریں گے۔ یہ نمائش دو ماہ تک جاری رہے گی

احمدی احباب سے یہ بھی گذارش ہے کہ اگر انہیں نمائش میں آنے کا موقعہ ملے تو ہمارے سٹال پر تشریف لائیں۔

وکیل التجارت تحریک جدید ربوہ

(بقیہ صفحہ ۵)

لے جا سکیں۔ حضور نے پہلے سب دوستوں سے مصافحہ فرمایا۔ اس کے بعد ویٹنگ روم میں تشریف لے گئے۔ اور پھر صبح کی نماز ادا کرنے کے بعد اپنے اہل بیت کے ساتھ بذریعہ کار ناصر آباد روانہ ہو گئے۔ مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب۔ اور مکرم ڈاکٹر صاحب بھی حضور کے ساتھ تھے۔ اور مکرم جناب سید عبد الرزاق شاہ صاحب کار چلا رہے تھے۔ ویپن کیریر ٹرک میں حضور کے سامان کے علاوہ قافلہ کے بعض دوست بھی سوار ہو گئے۔

۲۷۔ حیدر آباد میں ہمارا قافلہ دو حصوں میں بٹ گیا۔ کچھ دوست تو حیدر آباد میں ہی رہ گئے کیونکہ اگلی گاڑی چھوٹ چکی تھی۔ اور کسی اور سواری کا ان کیلئے انتظام نہیں تھا۔ اور کچھ لوگ سامان والے ٹرک میں حضور کی کار کے ساتھ ناصر آباد روانہ ہو گئے۔

۲۸۔ میر پور خاص میں ڈاکٹر عبد الرحمن صاحب صدیقی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ میر پور نے مقامی جماعت کی طرف سے ریلوے ریفریشمنٹ روم میں حضور اور حضور کے خدام کو چائے کی دعوت دی اس موقعہ پر مقامی جماعت کے اکثر دوست موجود تھے۔ مکرم سید احمد علی صاحب مبلغ سندھ بھی آئے ہوئے تھے۔ چائے سے فارغ ہونے کے بعد بعض غیر احمدی دوستوں نے حضور سے ملاقات کی مولوی سید احمد علی صاحب سے حضور سندھ کے تبلیغی حالات دریافت فرماتے رہے۔ مولوی صاحب نے دوران گفتگو میں کہا کہ آجکل عام طور پر لوگوں میں لا مذہبیت سی پائی جاتی ہے۔ لیکن جودھپور کی طرف سے جو قائم خانی لوگ آئے ہیں وہ دین کی باتوں کو زیادہ شوق کے ساتھ سنتے ہیں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ تہذیب تعلیم اور دولت یہ تین چیزیں ایسی ہیں۔ جن کی وجہ سے لوگوں کے اندر لا مذہبیت پیدا ہو جاتی ہے۔ چونکہ یہ لوگ ان تینوں چیزوں سے محروم ہیں اس لئے سمجھتے ہیں کہ اگر ہمیں دنیا نہیں ملی تو خدا ہی مل جائے۔ پس اس میں ان کی کسی خوبی کا دخل نہیں بلکہ تہذیب۔ تعلیم اور دولت سے محرومی نے ان کے اندر یہ احساس پیدا کیا ہے۔

۲۹۔ میر پور خاص سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ ۱۰ بجے بذریعہ کار روانہ ہوئے اور ایک بجے بعد دوپہر بخیریت ناصر آباد پہنچ گئے۔ ناصر آباد کے بعض دوست بھی حضور کے خیر مقدم کے لئے سڑک پر موجود تھے۔

۳۰۔ قافلہ کا ایک حصہ جو حیدر آباد میں رہ گیا تھا وہ بھی میر پور خاص میں رات گذارنے کے بعد سات مارچ کو ایک بجے کے قریب ناصر آباد پہنچ گیا۔

۳۱۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز حضور کے اہل بیت اور قافلہ کے تمام دوست خدا تعالیٰ کے فضل سے بخیریت ہیں۔ آخر میں اس امر کا ذکر کر دینا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو چونکہ ایک لمبے عرصہ تک گلے کی تکلیف رہی ہے۔ اور ابھی پوری صحت نہیں ہوئی۔ اس لئے حضور کی ہدایت کے ماتحت صرف بعض جماعتوں کو اس سفر کی اطلاع دی گئی تھی۔ مگر معلوم ہوتا ہے دوسری جماعتوں اور افراد نے بعض اور ذرائع سے اس سفر کی خبر سن لی اور وہ اپنے جوش اخلاص میں دفتر کی طرف سے باقاعدہ اطلاع نہ ملنے کے باوجود مختلف سٹیشنوں پر حضور کی زیارت کے لئے تشریف لے آئے۔ یہ چیز اس اخلاص کا ایک زندہ ثبوت ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے ہماری جماعت کے دوستوں کو عطا فرمایا ہے۔ ذٰلک فضل اللّٰہ یؤتیہ من یشاء۔

(ملک محمد صدیق مولوی فاضل از ناصر آباد ۸ مارچ ۱۹۵۰ء)

اعداد کے بغیر بجٹ تیار کر دیا گیا

وائنا ۱۱ مارچ۔ یہاں موصول شدہ اطلاعات کے مطابق چیک حکومت نے عوام کے سامنے نیا میزانیہ پیش کیا ہے۔ جس میں اعداد کا ذکر نہیں ہے۔ سرکاری عوام کو صرف یہ اطمینان دلایا گیا ہے کہ میزانیہ میں محض نظریاتی طور پر نہیں بلکہ واقعی توازن بالکل برقرار رکھا گیا ہے۔

اشتراکی جماعت کے اخبار "روڈ پراوو" میں اس کے متعلق صرف یہ کہا گیا ہے کہ بجٹ میں پہلی دفعہ آبادی کے ۹۰ فیصدی کے لئے قومی بیمہ کے محاصل اور اخراجات نیز مقامی حکومتوں میں بلدیات کی جگہ پر ۲۵ ہزار قومی کمیٹیوں کے قیام کے اخراجات شامل ہیں۔

مجموعی طور پر پارلیمنٹ کی مختلف کمیٹیوں کو سو ہزار مختلف اندازوں کے متعلق غور کرنا ہوگا۔ اس میزانیہ کو پنج سالہ اقتصادی منصوبہ کا ایک لازمی جزو کہا جا رہا ہے۔ اخراجات کے متعلق صرف اتنا اشارہ کیا گیا ہے کہ حکومت کے سامنے جو مقاصد ہیں ان کے پیش نظر اس سال گذشتہ سال کے مقابلہ میں اخراجات میں اضافہ کر دیا گیا ہے۔ (اسٹار)

راولپنڈی میں ایوان تجارت کا قیام

راولپنڈی ۱۱ مارچ۔ جمعرات کو مقامی تاجروں کے اجلاس میں یہاں تاجروں کا ایک نیا ادارا راولپنڈی چیمبر آف کامرس کا قیام عمل میں آیا۔ چیمبر کی مجلس عملی کی تشکیل کیلئے ایک عارضی طاقتور عاملہ بھی منتخب کی گئی۔ معلوم ہوا ہے کہ سیلز ٹیکس کے متعلق چیمبر مرکز کو پرزور طور پر متوجہ کرنے والا ہے۔

(اسٹار)

افغانستان کے یہودی اسرائیل جانا چاہتے ہیں!

لندن ۱۰ مارچ:- افغانستان کے ۵۰۰ یہودیوں نے اسرائیلی حکومت سے پھر اپیل کی ہے کہ وہ یہودی مملکت میں آنے کی کوششوں میں ان کی مدد کرے۔ "جیوش کرانیکل" کے بیان کے مطابق جس نے مندرجہ بالا بیان شائع کیا ہے۔ اسرائیلی حکومت کو افغانستان کے یہودیوں کا ایک خط موصول ہوا ہے۔ جس میں "ان پریشان کن حالات" کی شکایت درج ہے۔ "جس کے ماتحت انہیں رہنا پڑتا ہے" خط میں کہا گیا ہے کہ "حکام ہم سے روپے لے لیتے ہیں۔ لیکن ہم تمام حقوق سے محروم ہیں۔ تجارت کے دروازے ہمارے لئے بند ہیں۔ اور اسی طرح ملک کے دروازے بھی ہم پر بند ہیں۔ اپنی منقولہ جائداد ہم فروخت کر چکے ہیں۔ اور اب ہمارے پاس کچھ نہیں ہے" "ہم لوگ ایک وحشی ملک میں ہیں۔ اور ہیں خطرے کے اندر پاتے ہیں۔ براہ کرم ایسی صورت نکالئے۔ کہ کسی حادثہ کے شکار ہونے سے پہلے ہم بچا لئے جائیں"۔ (اسٹار)

تقسیم کے بعد بہاولپور میں بچوں کی پہلی نمائش!

بہاولپور ۱۱ مارچ:- تقسیم کے بعد ریاست میں پہلی دفعہ کل بچوں کی جو نمائش ہوئی۔ اس میں بہاولپور کے علاقہ سے تقریباً ۲۰۰ بچوں نے شرکت کی۔ یہ نمائش حکومت کے محکمہ صحت کی طرف منعقد ہوئی تھی۔ جس کے افسران دو دن تک بچوں کا وزن اور پیمائش کرنے اور صحت کی حالت کے اندراج میں مصروف رہے۔

جیتنے والوں کو قیمتی انعامات تقسیم کئے گئے۔ اور ہر شریک ہونے والے بچہ کو ایک خاص تحفہ دیا گیا۔ تمام بچوں میں بسکٹ اور دوائیاں تقسیم کی گئیں۔ ریاست کے افسروں کی بیگمات نے مقابلہ کے فیصلے کئے اور ریاست کے وزیر صحت و تعلیمات کی بیگم بیگم حسن محمود نے انعامات تقسیم کئے۔ (اسٹار)

اسکنڈے نیوی وزراء خارجہ کا اجلاس

اسٹاک ہوم ۱۱ مارچ: متعدد مسائل پر مشترک کاروائی کے متعلق غور کرنے کے لئے۔ سکنڈے نیوی وزراء خارجہ سویڈن کے مسٹر اونسٹن انڈن۔ ناروے کے ہالوار ڈیبنج اور ڈنمارک کے مسٹر گستاؤ راسموسن کل یہاں جمع ہوئے۔

ایجنڈا پر پہلا مسئلہ بالٹک اور آرکٹک سمندروں کے بین الاقوامی غیر علاقہ میں روسی مداخلت پر احتجاج ہے۔ نیز چینی کی نئی حکومت کو سفارتی طور پر تسلیم کرنے کے مسئلہ پر بھی غور کیا جائے گا۔ (اسٹار)

بلجیئم شام سے تجارت کا خواہاں ہے

دمشق ۱۱ مارچ:- بلجیئم شام میں کارخانے قائم کرنے کا خواہاں ہے اور شام کی حکومت کو بلجیئم کے سرکردہ کارخانہ داروں کی یہ پیشکش موصول ہوئی ہے کہ اگر شام کی حکومت کارخانے قائم کرنے کے لئے ضروری سہولتیں انہیں بہم پہنچائے تو وہ مشرق وسطیٰ کے ممالک کو برآمد کی مہم تیز تر کر دیں گے۔ یورپ کا موٹر بنانے والا ایک بڑا کارخانہ چھوٹی موٹریں تیار کرنے کے لئے شام میں ایک شاخ قائم کرنا چاہتا ہے۔ بشرطیکہ حکومت حفاظت اور درآمد شدہ خام سامان پر کسٹم کے محصول کے مطابق تعاون کا وعدہ کرے۔ (اسٹار)

شامی بجٹ میں تخفیف

دمشق ۱۱ مارچ: وزارت مالیات کے ایک افسر نے اسٹار کو بتایا کہ نئے بجٹ میں مختلف مدوں کے اخراجات میں کافی تخفیف کر دی گئی تھی۔ ۱۹۵۰ء کے لئے آخری تخمینی اعداد گذشتہ سال سے ۲۵ فی صدی کم ہیں۔ (اسٹار)

عمان ۱۱ مارچ۔ عراق کے وزیر اعظم ڈاکٹر توفیق السویدی کو شاہ عبداللہ نے پاشا کا خطاب عطا کیا ہے۔ (اسٹار)

قرارداد تعزیت

مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ بورڈنگ مدرسہ احمدیہ کے سرگرم رکن سید تفضل حسین شاہ صاحب کے والد ماجد جناب سید محمد حسین شاہ صاحب قانون گو سیالکوٹ رحلت فرما گئے ہیں۔ انا للّٰہ و انا الیہ راجعون۔ ہم ان کے ہمراہ شریک غم ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحوم کو غریق رحمت کرے۔ آمین ثم آمین

(نذیر احمد زعیم حلقہ)

امتیازی کامیابی

میلہ منڈی سرگودھا جو کہ ہر سال مارچ کے پہلے ہفتہ میں لگتی ہے۔ اس میں کارکنان میلہ نے غالباً ۱۹۳۷ء سے سائیکل ریس کے لئے تین سالہ چیلنج کپ رکھا ہوا تھا۔ جس کو ہمارے چوہدری بشیر احمد صاحب گوندل پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۹۹ شمالی ضلع سرگودھا نے متواتر تین سال فرسٹ رہ کر جیت لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے (حمید احمد سنیاسی مبلغ)

آسٹریلوی وزیر خارجہ کا دورہ

سڈنی ۱۱ مارچ۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ آسٹریلیا کے وزیر خارجہ فلپائن کے دورہ کا ارادہ کر رہے ہیں۔ اسی دورہ میں شاید وہ انڈونیشیا اور ملایا بھی جائیں (اسٹار)